حضرت عمرؓ اور موسیقی: کیا موسیقی سننا حرام ہے؟ شبلی نعمانی

فنون لطیفہ اور اسلام: عبرت انگیز مراسلہ

مدیر محترم! میرا بیٹا آغا خان بورڈ سے ملحق ایک انگریزی اسکول کا طالب علم ہے۔ اردو کی نصابی کتاب میں علامہ شبلیؒ نعمانی کا ایک مضمون ''الفاروق'' سے شامل کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ موسیقی سنتے تھے۔ میرا بچہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ ابو عشرہ مبشرہ میں شامل خلیفہ دوئم حضرت عمرؓ موسیقی سنتے تھے تو آپ گھر میں موسیقی کیوں سننے نہیں دیتے؟ میرے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ میں شرمندہ ہو کر رہ گیا۔ تحریر علامہ شبلیؒ کی تھی میں ایک معمولی آدمی اس سوال کا جواب دینے سے قاصر تھا۔ گزشتہ دنوں عبدالرزاق ملیح آبادی کی کتاب پڑھ رہا تھا تو شبلیؒ کی زبانی بچے کے اعتراض کا جواب مل گیا لیکن یہ جواب بچے کی ذہنی سطح سے بہت بلند ہے۔ براہ کرم میری رہنمائی فرمائیے کہ میں بچے کو کیا جواب دوں۔ شبلیؒ کا عالمانہ جواب ابوالکلامؒ کی زبان سے سنیے۔ یہ بات میرے فہم سے ماورا ہے کہ حضرت عمرؓ موسیقی سنتے تھے اور موسیقی اگر صریحاً حرام نہیں ہے تو شبلیؒ نے یہ کیوں فرمایا کہ کاش الفاروق میرے قلم سے نہ نکلتی۔ یا وہ طبلچی مر چکا ہوتا یا مجھے موت آجاتی یقیناً موسیقی سننا اسلامی منہاج میں اتنا بڑا جرم ہے کہ شبلی کو اس قدر سخت الفاظ ادا کرنے پڑے۔ براہ کرم حقیقت حال تک رہنمائی فرمایے۔

''جیل میں ایک دن مولانا آزادؒ نے مرحوم علامہ شبلی نعمانی کے متعلق ایک دلچسپ لطیفہ سنایا۔ کہنے لگے، مولانا شبلیؒ نہایت زندہ دل صاحب ذوق آدمی تھے۔ حسن پرست بھی تھے اور موسیقی وغیرہ فنونِ لطیفہ سے گہری دلچسپی رکھتے تھے، مگر مولوی تھے۔ عام رائے سے ڈرتے تھے اور بڑی احتیاط سے اپنا ذوق پورا کرتے تھے۔ ایک دفعہ موصوف، دہلی میں حکیم اجملؒ خاں مرحوم کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ خواجہ حسن نظامیؒ ملنے آئے اور کہنے لگے، آج میرے ہاں قوالی ہے۔ دہلی کی مشہور طوائف.........(میں نام بھول گیا ہوں) گائے گی۔ محفل بالکل خاص ہے۔ میرے اور آپ کے سوا وہاں کوئی نہ ہوگا۔

مولانا شبلیؒ نے دعوت قبول کر لی۔ کشمیری شال اوڑھی۔ وضع بدلی بند گاڑی میں بیٹھے اور خواجہ صاحب کے ہاں پہنچ گئے۔ واقعی کوئی تیسرا آدمی مدعو نہ تھا۔ قوالی شروع ہوئی اور مولانا نے اپنے آپ کو محتسبوں سے محفوظ پا کر ضرورت سے زیادہ آزادی سے کام لیا۔ دل کھول کے گانے کی اور گانے والی کی تعریف کی۔ طوائف سے ہنستے بھی رہے اور اُسے چھیڑتے بھی رہے! طوائف کا طبلچی، ایک لحیم شحیم سن رسیدہ آدمی تھا۔ سر پر پٹے تھے اور منہ پر چوکور بڑی سی داڑھی، پٹے اور داڑھی خضاب سے بھونرا ہو رہے تھے۔ محفل جب برخواست ہونے لگی۔ تو طبلچی دونوں ہاتھ بڑھائے مولانا کی طرف لپکا اور بڑے جوش سے مولانا کے ہاتھ پکڑ لئے۔ چومے، آنکھوں سے لگائے اور جوش سے کہنے لگا ''کس منہ سے خدا کا شکر ادا کروں کہ عمر بھر کی آرزو آج پوری ہوئی! مولانا، سبحان اللہ، ماشاءاللہ، آپ نے ''الفاروق'' لکھ کر وہ کام کیا ہے، جو نہ کسی سے ہوا نہ ہو سکے گا۔ بخدا آپ نے قلم توڑ دیا ہے! بندے کی کتنی تمنا تھی کہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہو، سو آج بائی جی اور خواجہ صاحب کی بدولت یہ سعادت اس گنہگار کو نصیب ہوگئی!'' مولانا آزاد نے فرمایا، علامہ شبلی بڑے ذکی الحس تھے۔ اس غیر متوقع واقعہ نے ان کی ساری خوشی کرکری کر دی۔ شرم سے عرق عرق ہوگئے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں؟ طبلچی کو کیا جواب دیں؟ کس طرح محفل سے غائب ہو جائیں؟ بے جان بت کی طرح بیٹھے رہ گئے۔ خواجہ صاحب نے موقع کی نزاکت محسوس کی اور طائفے کو فوراً رخصت کر دیا، مگر علامہ کو سخت ذہنی صدمہ پہنچ چکا تھا۔ ہفتوں شگفتہ نہ ہو سکے۔ مولاناؒ نے فرمایا، یہ واقعہ خود علامہ شبلی نے اُن سے بیان کیا تھا۔ بیان کرتے وقت بھی متاثر تھے اور بار بار کہتے تھے، کاش ''الفاروق'' میرے قلم سے نہ نکلی ہوتی، اور نکلی تھی تو اسے پڑھنے والا طبلچی اس قوالی سے پہلے ہی ناپید ہو چکا ہوتا، یہ نہیں تو مجھے موت آ گئی ہوتی کہ اس ذلت سے بچ جاتا! [ذکر آزاد از ملیح آبادی.........۱۹۶۰، ص ۱۹۔۲۱۷] جدیدیت شبلی سے لے کر پرویز صاحب اور جعفر شاہ پھلواری کو اس ذلت میں مبتلا کر چکی ہے۔ [ساحل]